AOU
الجامعة العربية المفتوحة
Arab Open University

کتابچہ شہزادہ طلال بن عبدالعزیز

تاریخ اشاعت: 21 اکتوبر 2024

تیار: یوم بانی کے فعال کرنے والی کمیٹی

قول

"ہر انسان کو باعزت زندگی گزارنے کا حق ہے، اور یہ ایک ایسا حق ہے جس کے لیے ہمیں سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔"

یہ وراثت

انسان کی گہرائیوں میں.. اور مختلف موڑوں کے درمیان، ہم اس کی دنیا کے رازوں میں کھوج لگاتے ہیں اور اس کی یادوں میں جیتے ہیں۔ زمانوں اور مقامات کے درمیان ہم اس کی بڑی عطا سے سیراب ہوتے ہیں، اور اس کی حکمت اور بصیرتیں جو ہمیں موجودہ وقت میں رہنمائی کرتی ہیں، سیکھتے ہیں۔

یہ کتابچہ محض ورثے کی کہانیاں بیان نہیں کرتا، بلکہ یہ ان کہانیوں کی یادوں کا ایک سفر ہے۔

شہزاد طلال نے تعلیم کی اہمیت پر یقین رکھا، جو اس کی اصلاحی مساعی کا ایک بنیادی حصہ تھا۔ اس مرحلے میں اس نے سب کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی کوشش کی، چاہے ان کے اقتصادی یا سماجی حالات کیسی بھی ہوں۔ یہ بات اس کی قائم کردہ عربی اوپن یونیورسٹی میں واضح ہوئی، جو شہزاد کے خیالات سے جنم لے کر آج کھلے تعلیم میں ایک ممتاز تعلیمی ادارہ بن چکی ہے، جو جغرافیائی سرحدوں کو عبور کرتی ہے اور عرب دنیا کے طلبہ کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ اس کا یقین ہے کہ معاشروں کی ترقی فرد کی بااختیاری اور انہیں علم اور مہارتوں سے لیس کرنے سے شروع ہوتی ہے۔

امیر کا جنم

سمو الأمیر 28 صفر 1349 ہجری مطابق 25 جولائی 1930 عیسوی کو سعودی عرب کے شہر الطائف میں واقع قصر شبرا میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر چھ سال ہوئی تو آپ نے ریاض میں واقع قصر المربع میں بادشاہ عبد العزیز کے بچوں کے لیے خاص اسکول میں داخلہ لیا، جہاں شیخ عبد اللہ خیاط کی نگرانی تھی۔

عبد العزیز کا نمونہ

"شاید زندگی کے ابتدائی مراحل سے ہی میرا پہلا ہدف اصلاح اور قوم کی تعمیر میں حصہ لینا رہا ہے، میرے والد بادشاہ عبد العزیز - رحمۃ اللہ علیہ - کے طریقے سے متاثر ہو کر، جنہوں نے اسلامی اقدار اور جدید تہذیب کے نتائج کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی۔" طلال بن عبد العزیز

امیر طلال کی زندگی کا چراغ بادشاہ عبد العزیز کی شخصیت، اصولوں اور خیالات سے روشن تھا۔ آپ نے اپنے والد کے ساتھ گزارے ہر لمحے سے فائدہ اٹھایا، ان کی ہدایتوں اور نصیحتوں کو سنا اور ان کے فیصلوں کا تجزیہ کیا۔ بادشاہ عبد العزیز کو اصلاح اور ترقی کی راہ میں ایک صاف سرچشمہ سمجھتے تھے، اور ان سے مختلف اقدار اور اصولوں کو اخذ کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ سننے، سیکھنے اور مہارت سے مکالمہ کرنے کے لیے کوشاں رہتے تھے، اور صداقت اور وضاحت کو اپنی باتوں اور اعمال میں ترجیح دیتے تھے۔

امیر طلال کی اپنے بانی والد سے قربت نے انہیں کئی نظریات اور خیالات سے آگاہ کیا، جو کہ ان کی متنوع مطالعے اور دانشوروں سے رابطے کی بدولت مضبوط ہوئے۔ انسانی رابطہ ان کے لیے ایک بنیادی نقطہ تھا، کیونکہ انہوں نے یقین دلایا کہ صحیح رابطہ ہر بہتری اور اصلاح کی بنیاد ہے، اور یہ احترام اور تفہیم کے بغیر ممکن نہیں۔ روزانہ ثقافتی نشستیں دانشوروں، لکھاریوں، اور صحافیوں کے ساتھ ان کی مستقل عادت بن گئی تھیں، چاہے وہ ان کے دفتر میں ہو، گھر پر، فون یا خط و کتابت کے ذریعے، یا مقامی و بین الاقوامی سفر کے دوران، جہاں انہوں نے متعدد شخصیات سے ملاقات کی۔

قیادتی مراحل

وزیر مواصلات:

بیس سال کی عمر میں، انہوں نے شاہی محلات کی نگرانی کی۔ شہزادہ طلال کو اپنے والد بادشاہ عبدالعزیز کی جانب سے 1372 ہجری/1953 عیسوی میں وزیر مواصلات مقرر کیا گیا۔

جب بادشاہ عبدالعزیز - رحمہ اللہ - کی وفات کے بعد پہلا وزیرial کونسل بنایا گیا تو بادشاہ سعود کے دور میں، 1373 ہجری/1954 عیسوی میں، شہزادہ طلال کو پہلے وزارتی تشکیلات میں دو سال کے لیے شامل کیا گیا۔

فرانس میں سفیر:

وہ 1374 ہجری/1955 عیسوی فرانس کے صدر رینی کوٹی کے دور میں فرانس میں سعودی عرب کے سفیر مقرر ہوئے.

وزیر مالیات:

وہ 1380 ہجری/1960 عیسوی میں بادشاہ سعود کے دور میں وزیر مالیات اور قومی معیشت مقرر ہوئے۔

شہزادہ طلال نے وزیر مالیات کی حیثیت سے کئی اہم عہدے سنبھالے، جن میں سب سے نمایاں اعلیٰ منصوبہ بندی کونسل کی صدارت اور مقدس مقامات کی اعلیٰ کونسل کی نائب صدارت شامل ہیں، جہاں وہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع کے کام کی نگرانی کرتے تھے۔

نوٹ: کاغذی کرنسی کا سفیر

شہزادہ طلال بن عبدالعزیز اُن نمایاں شخصیات میں سے ہیں جنھوں نے سعودی عرب میں کاغذی کرنسی کو متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا، اور 1961 میں پہلی سعودی کاغذی کرنسی جاری کی، جو ملک کے مالی نظام کی ترقی میں مددگار ثابت ہوئی۔

طلال کی سوچ

امیر طلال نے گفتگو کی اہمیت پر یقین رکھا اور اسے ایک زندہ ثقافتی عمل سمجھا۔ انہوں نے دیکھا کہ زندگی کے بہت سے امور پر بحث و مباحثہ ممکن ہے، جب تک کہ موضوع اعتقادی یا شرعی نہ ہو اور اس کے لیے قطعی ثبوت اور واضح دلائل موجود ہوں، جن کے سامنے انسان کو رکنا چاہیے۔ امیر طلال ہمیشہ بادشاہ عبد العزیز کے عمومی اور بڑی شخصیات کے ساتھ مجلس میں ہونے والی بات چیت کا حوالہ دیتے تھے، خاص طور پر اس مشہور ملاقات کا ذکر کرتے تھے جو انہوں نے امریکی صدر روزویلٹ کے ساتھ کی، جہاں انہوں نے موثر اور بااحترام گفتگو کے ذریعے اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور صدر کے بعض عقائد میں تبدیلی لانے میں کامیاب رہے۔

امیر طلال کی گفتگو میں دلچسپی ان کی وفات تک برقرار رہی - رحمۃ اللہ علیہ - ان کی مجلس میں فلسفی وولٹیئر کی ایک مشہور عبارت آویزاں تھی، جس میں کہا گیا ہے: "میں آپ سے رائے میں مختلف ہو سکتا ہوں، لیکن میں آپ کے اپنے رائے کے اظہار کے حق کے دفاع میں مرنے کے لیے تیار ہوں۔"

طلال کی فکری سرگرمیاں

آزاد کمیٹی برائے بین الاقوامی انسانی مسائل

آزاد کمیٹی برائے بین الاقوامی انسانی مسائل 1983 میں جنیوا میں عالمی شخصیات کی ایک پہل کے طور پر قائم کی گئی۔ اس کے ممبران میں امیر طلال بن عبد العزیز - رحمۃ اللہ علیہ - اور کئی ممالک کے رہنما اور بین الاقوامی تنظیمیں شامل ہیں۔ یہ سالانہ کانفرنس انسانی معاشرتی مسائل پر بحث کرتی ہے۔

منتور عالمی

امیر طلال بن عبد العزیز - رحمۃ اللہ علیہ - نے سماجی اور آگاہی امور میں دلچسپی رکھنے والی عالمی اور عرب شخصیات میں سے ایک کی حیثیت سے منتور عالمی کی بنیاد رکھنے میں حصہ لیا، جس کی سربراہی سویڈن کی ملکہ کرتی ہیں۔ اس کا ہیڈکوارٹر اسٹاک ہوم میں ہے، اور اس کی سرگرمیاں بنیادی طور پر منشیات کے استعمال کے بڑھتے ہوئے مسئلے کے خلاف عالمی کوششوں کی حمایت پر مرکوز ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ وجوہات کی آگاہی اور تعلیم کو بڑھانا، معتبر سائنسی تحقیق کی حمایت کرنا، اور عرب دنیا میں مؤثر حفاظتی پروگراموں کو تیار کرنا شامل ہیں۔

منتور عربی

یہ دنیا میں واحد عربی علاقائی شاخ ہے جو منتور عالمی کے تحت کئی ممالک کو شامل کرتی ہے۔ اسے 2006 میں قائم کیا گیا، اور اس کا مرکزی دفتر لبنان میں ہے۔ منتور عربی منشیات کے استعمال اور عادت کے خلاف عرب دنیا کی صلاحیت کو بڑھانے میں دلچسپی رکھتا ہے، سائنسی تحقیق کی حمایت کرتا ہے اور مؤثر حفاظتی پروگراموں کی ترقی کرتا ہے۔ سمو امیر طلال بن عبد العزیز - رحمۃ اللہ علیہ - اس کے اعزازی صدر تھے، اور یہ عرب دنیا اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان منشیات کی روک تھام کے لیے ایک پل کا کام کرتی ہے۔

امام امین ریحانی انسٹی ٹیوٹ

یہ ایک عالمی ادارہ ہے جو 1999 میں واشنگٹن میں قائم کیا گیا تاکہ ادیب اور مورخ امین ریحانی کی یاد کو زندہ رکھا جا سکے، جو بیسویں صدی کے معروف سماجی اور سیاسی اصلاح کاروں میں سے ایک ہیں۔ ریحانی نے عرب اور مغربی ممالک میں بہت سفر کیا، جن میں ان کا 1922 میں سعودی عرب کا دورہ شامل ہے، جس کے نتیجے میں جزیرہ نما عرب کے بارے میں کئی کتابیں تحریر ہوئیں۔ ان میں شامل ہیں:

- "عرب کے بادشاہ"

- "جدید نجد کی تاریخ"

سمو امیر طلال - رحمۃ اللہ علیہ - امام امین ریحانی انسٹی ٹیوٹ کے اعزازی صدر تھے۔ جب امین ریحانی کے خاندان کے افراد نے ان سے صدارت قبول کرنے کی درخواست کی تو اس ادارے میں امریکہ، فرانس اور لبنان کی سیاسی اور ثقافتی شخصیات بھی شامل ہوئیں۔

امیر طلال کے اہم کام

- ادیب امین ریحانی کی فکری اور ثقافتی شراکتوں کو اجاگر کرنے کے لیے سیمینارز کا انعقاد، جیسے کہ 2002 میں واشنگٹن کی امریکی یونیورسٹی میں "امین ریحانی: مشرق اور مغرب کے درمیان پل" کے عنوان سے علمی سیمینار۔

- عربی خطے کے بارے میں ان کی بعض کتابوں، جیسے "تاریخ نجد" اور عبدالعزیز آل سعود کی سیرت کی ترجمہ و دوبارہ اشاعت، جس کے لیے امیر طلال نے 1981 میں پانچویں ایڈیشن کے لیے پیش لفظ لکھا۔

تکنیکی ورثہ

شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- کی جدید ٹیکنالوجی اور اس کی تازہ ترین ترقیات کے لیے محبت کا خاص ذکر ہے۔ ان کی توجہ خاص طور پر بے تار مواصلات کی آلات کی طرف مبذول ہوئی، جو کہ ان کے شدید دلچسپی کی عکاسی کرتی ہیں۔ انہوں نے مختلف آلات حاصل کیے جو سرحدوں اور بیابانوں کو عبور کرتے ہوئے انہیں ملک کے اندر اور باہر دوسروں سے جوڑتے تھے۔ ان کی پکار کا اشارہ (HZITA) تھا۔

شہزادہ طلال -رحمت اللہ علیہ- کی تصویر اپنی بیٹی جوہرہ کے ساتھ

شہزادہ طلال کی گاڑی کی تصویر

انسانیت کا حامی

شہزادہ طلال -رحمت اللہ علیہ- کے دل میں نیکی کے بیج کی پہلی جھلک ان کی بچپن سے ہی نظر آتی ہے۔ وہ خیر کا محبت کرنے والا تھے اور دوسروں کی مدد کے لیے اپنا وقت اور محنت صرف کرتے رہے۔ جب وہ صرف سولہ سال کے تھے، تو طائف کے دورے کے دوران انہوں نے ایک بڑی رقم ایک اسکول کی تعمیر کے لیے دی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے خرچ پر کئی وطن کے بچوں کو تعلیم کے لیے بھیجا۔

وطن پہلے:

- 1374 ہجری: انہوں نے پہلا پیشہ ورانہ تربیتی اسکول قائم کیا۔

- 1377 ہجری: انہوں نے ریاض میں پہلی غیر سرکاری لڑکیوں کے اسکول کی بنیاد رکھی۔

- 1378 ہجری: انہوں نے قصر الزعفران، واقعہ الزاہر میں، حکومت کے حوالے کیا تاکہ یہ لڑکوں کے لیے پہلا کالج بن سکے۔

شہزادہ طلال کا خیر کا کام مختلف تنظیموں کی صدرات کے ذریعے جاری رہا، جن میں:

السعودی فیملی اینڈ کمیونٹی میڈیسن سوسائٹی، الخبر یہ 1411 ہجری (1991 عیسوی) میں قائم ہوئی۔

سعودی سوسائٹی فار ایجوکیشن اینڈ ری ہیبلیٹیشن "ڈاؤن سنڈروم یہ 1418 ہجری (1998 عیسوی) میں قائم ہوئی۔

مركز خدمة المعاقين بصريا (إبصار) ومقره محافظة جدة (عضواً مؤسسا ورئيساً شرفياً)

یونیسف

شہزادہ طلال کی خیرخواہی کی کوششوں اور کچھ بین الاقوامی منصوبوں کی حمایت نے عالمی معاشرت کی توجہ حاصل کی۔ ان کی اس سرگرمی کو منفرد سمجھا گیا، جس کی بنا پر انہیں 1400 ہجری (1980 عیسوی) میں بچوں کی عالمی تنظیم (یونیسف) کا پہلا خصوصی نمائندہ منتخب کیا گیا۔ یونیسف ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو 190 ممالک اور علاقوں میں بچوں کی زندگیوں کو بچانے، ان کے حقوق کا دفاع کرنے، اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو پورا کرنے میں مدد کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- نے یونیسف کے ساتھ اپنے کام کے دوران تقریباً 50 عالمی خیراتی منصوبوں میں شرکت کی، جن میں مالی مدد، تربیت اور ترقی کے شعبوں میں معاونت شامل تھی۔ ان منصوبوں میں صحت، خصوصی ترقی، ادارہ جاتی تعمیر، اور تعلیم کے 4 مختلف شعبے شامل تھے۔

انہوں نے مختلف شکلوں میں لاکھوں ماؤں، بچوں، محروم آبادیوں، صحت کارکنوں، طلبہ، کام کرنے والی خواتین، دیہی علاقوں کے باشندوں، سیلاب اور زلزلے کے متاثرین، جنگوں کے متاثرین، اور یتیم بچوں کی مدد کی۔ یہ خدمات تقریباً 70 ممالک اور شہروں میں پھیل گئیں۔ ان کی کوششوں کا ایک نمایاں نتیجہ یہ رہا کہ 40 سال کی یادگاری تقریب میں ذکر کیا گیا کہ سعودی عرب کے 95% بچے ریاست کی فراہم کردہ صحت کی خدمات کے باعث بیماریوں سے محفوظ ہیں، جس میں شہزادہ طلال کا بڑا کردار تھا۔ ان کی خدمات کا سلسلہ 1405 ہجری (1984 عیسوی) میں ایک عظیم قربانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جب انہوں نے اپنی ذاتی طیارہ (Douglas DCC) یونیسف کے حوالے کی، جو آج بھی تنظیم کے میوزیم میں محفوظ ہے۔

یونیسکو

شہزادہ طلال کی بین الاقوامی عہدوں میں شاندار کارکردگی کا سلسلہ جاری رہا، اور انہیں دسمبر 2002 میں اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (یونیسکو) کا پہلا پانی کے امور کا نمائندہ منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب ان کی پانی کے منصوبوں کی حمایت میں بڑی کامیابیوں کی وجہ سے ہوا۔ وہ ثقافت، فکر، اور ترقی کے میدانوں میں ایک عالمی رہنما کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ شہزادہ طلال کی یونیسکو میں خدمات صرف پانی کے امور تک محدود نہیں تھیں بلکہ مختلف شعبوں میں تعاون پر بھی محیط تھیں۔ انہوں نے 88 سے زیادہ ممالک میں عملدرآمد کے منصوبے شروع کیے، جو کہ مؤثریت، ترقی، اور پیشرفت کے اصولوں پر مبنی تھے۔ ان کی 15 سالہ کوششوں نے تعلیم، خواندگی، معذوری اور بصری کمزوری کے افراد کی سماجی ترقی میں بڑے منصوبوں کے نفاذ کو جنم دیا، نیز مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا۔

الخلیج عربی ترقیاتی پروگرام (اجفند)

یہ پروگرام 1400 ہجری (1980 عیسوی) میں شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- کی پہل پر، سعودی عرب اور خلیجی ممالک کے رہنماؤں کی حمایت سے قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد ترقی پذیر ممالک میں ترقیاتی منصوبوں کی حمایت کرنا ہے، جس

میں معاشرے کے تمام طبقات کی مدد کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام عالمی اور علاقائی تنظیموں کے ساتھ موثر شراکت کے ذریعے ترقی کی رفتار بڑھانے کے لیے کام کرتا ہے۔ پروگرام نے دنیا کے مختلف براعظموں میں 450 مقامی اور بین الاقوامی شراکتوں کے ذریعے مختلف امداد فراہم کی، جس کا فائدہ 133 ممالک کے لوگوں کو پہنچا۔ انہوں نے خواتین اور بچوں کی خدمت کے لیے 1626 منصوبے نافذ کیے، جن میں 638 منصوبے یونائیٹڈ نیشنز کے ذریعے "اجفند" کی مدد سے چلائے گئے، اور امداد کی کل رقم 345 ملین امریکی ڈالر سے زائد تھی۔

بچوں کی ابتدائی ترقی

عربی کونسل برائے بچپن اور ترقی

یہ کونسل 1987 عیسوی (1407 ہجری) میں اقوام متحدہ کے بچوں کی تنظیم (یونیسف) کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت میں قائم کی گئی۔

- یہ 13 ممالک میں عملدرآمد کیا گیا۔

- اسے 2017 میں عرب دنیا میں بچوں اور ترقی کے مسائل پر تحقیقی کام کے لیے King Abdulaziz ایوارڈ ملا۔

- اس نے بچوں کے امور سے متعلق متعدد تصنیفات اور تحقیقات شائع کیں۔

عورت کی بااختیاری

عرب خواتین کے تربیتی اور تحقیقی مرکز (کوثر)

یہ مرکز 1413 ہجری (1993 عیسوی) میں قائم کیا گیا۔

- خودتعلیمی پروگرام

- جنس کی برابری

- تربیتی کورسز

- مطالعات اور تحقیق

شہری معاشرت کی ترقی

عرب این جی اوز نیٹ ورک

یہ نیٹ ورک 1409 ہجری (1989 عیسوی) میں ایک پہل کے طور پر شروع ہوا اور 1423 ہجری (2002 عیسوی) میں باقاعدہ طور پر قائم کیا گیا۔

- مقامی اور عالمی رابطے

- تربیتی کورسز

- تحقیق اور اشاعتیں

- سالانہ رپورٹس

شہزادہ طلال کا خواب – عربیہ اوپن یونیورسٹی

جب ایک ایسے شخص کے دل میں خواب پروان چڑھتے ہیں جو اپنی زندگی کو انسانیت کی خدمت اور ہماری عربی معاشرتوں کی ترقی کے لیے وقف کرتا ہے، تو اس کا مقصد صرف ایک تعلیمی ادارے کا قیام نہیں ہوتا۔ شہزادہ طلال بن عبدالعزیز آل سعود -رحمت اللہ علیہ- کا خواب یہ تھا کہ ہر ایک کے لیے تعلیم کی رسائی ممکن ہو، بغیر کسی رکاوٹ یا حد کے، چاہے جغرافیہ یا حالات کچھ بھی ہوں۔ اسی طرح، عربیہ اوپن یونیورسٹی وجود میں آئی، جو ایک تعلیمی شے ہے جو ایک متاثر کن وژن کو عملی جامہ پہناتی ہے اور ایک بہتر مستقبل کی طرف امید بھری دل کے ساتھ چلتی ہے۔

1996میں، جب شہزادہ طلال نے اپنی منفرد پہل کا آغاز کیا، تو انہوں نے یہ بات ذہن میں رکھی کہ علم ہر ایک کا حق ہے، اور مسلسل سیکھنا انسانی ترقی کے پائیدار حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ آج، ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا خواب حقیقت میں تبدیل ہو چکا ہے، جہاں یہ یونیورسٹی ایک تعلیم یافتہ، باخبر، اور چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل نسل کی تعمیر میں معاونت کر رہی ہے۔

یونیورسٹی اعلیٰ معیار کے اور جدید تعلیمی پروگرام فراہم کرتی ہے، جو کہ جدید کھلے اور لچکدار تعلیمی طریقوں پر مبنی ہیں، تاکہ ان تمام لوگوں کے لیے امید اور علم کے دروازے کھل سکیں جو بہتر مستقبل کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ صرف ایک ادارہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک خواب ہے جسے شہزادہ طلال نے حقیقت میں بدلنے کی کوشش کی، تاکہ عرب قوم کے حال اور مستقبل پر اپنی گہرے اثرات چھوڑ سکیں۔

شہزادہ طلال بن عبدالعزیز کا خواب عربوں کو تعلیم کے ذریعے متحد کرنے کا تھا، جس کا اظہار انہوں نے عربیہ اوپن یونیورسٹی کے قیام کی وژن میں کیا۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ تعلیم ترقی اور پیشرفت کی بنیاد ہے، اور یہ عرب اقوام کی شناخت کو مضبوط کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اس یونیورسٹی کے ذریعے، شہزادہ طلال -رحمت اللہ علیہ- نے معیاری اور قابل رسائی تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی کوشش کی، جس سے افراد کو اپنی خواہشات پوری کرنے اور اپنے معاشروں کی ترقی میں حصہ ڈالنے کے قابل بنایا جا سکے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ یونیورسٹی مختلف عرب ممالک کے طلباء کے لیے ایک پلیٹ فارم ہو، جہاں وہ علم اور ثقافت کا تبادلہ کریں، اور باہمی تعاون اور رابطے کو فروغ دیں، جس سے مطلوبہ عرب اتحاد کا حصول ممکن ہو۔

عربیہ اوپن یونیورسٹی کی بنیاد شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- کے وژن کے نتیجے میں رکھی گئی، جس کا اعلان 1417 ہجری (1996 عیسوی) میں کیا گیا، اور یہ 1423 ہجری (2002 عیسوی) میں 9 عرب ممالک میں حقیقت میں تبدیل ہوئی:

سعودی عرب، کویت، سوڈان، مصر، اردن، فلسطین، بحرین، عمان، لبنان۔

اعداد و شمار:

- 26معاہدے
- 264,984طلباء
- 143قومیتیں
- 60,236گریجوایٹس

براعظموں

972 گھنٹوں کے دوران، شہزادہ طلال نے دنیا کے بیشتر حصے کا سفر کیا، مختلف دارالحکومتوں میں سربراہان اور مفکروں سے ملاقاتیں کیں، اور وہاں کے لوگوں کی حالت کو جاننے کے لیے کوشاں رہے تاکہ انسانی مسائل اور خیرات کے کاموں کی خدمت کر سکیں۔ یہ سفر اپنی بلندیوں کو اس وقت پہنچا جب انہوں نے صرف چھ مہینوں میں 972 گھنٹے فضاء میں گزارے!

1980 عیسوی سے 2002 عیسوی کے دوران، انہوں نے درج ذیل ممالک کا دورہ کیا، جن کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں:

ملکوں کی تصاویر جن کا دورہ کیا گیا۔

خطوط اور شہزادہ طلال کی جانب سے بھیجی گئی اور وصول کردہ خطوط

اس کی مراسلت کی تصاویر

ایک بقیہ بولی۔

اپنی وفات سے پہلے، شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- نے اپنی دولت کا ایک تہائی حصہ "طلال الخيرية" کے لیے مختص کرنے کی کوشش کی، جس کا مقصد مختلف شعبوں میں حمایت فراہم کرنا ہے، بشمول تعلیم، صحت، اور ضرورت مند افراد کی مدد۔ یہ اقدامات ان کی انسانی بصیرت اور خیرات کے کاموں میں ان کے رہنما کردار کی عکاسی کرتے ہیں، اور ان کی وفات کے بعد بھی معاشروں پر مثبت اثر ڈالنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔

یہ فیصلہ ان کی سماجی ذمہ داری کے عزم کی علامت ہے اور انسانی ترقی کو فروغ دینے اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے جاری منصوبوں کی حمایت کی عکاسی کرتا ہے۔

ان کی خیراتی کوششیں "طلال الخيرية" میں واضح طور پر نظر آتی ہیں، جو تعلیم، صحت، اور ضرورت مندوں کی مدد کے مختلف شعبوں میں معاونت فراہم کرنے کے لیے وقف ہے۔ یہ تمام اقدامات ان کی انسانی بصیرت اور خیرات کے میدان میں ان کے رہنما کردار کی عکاسی کرتے ہیں، اور ان کی وفات کے بعد بھی معاشروں پر مثبت اثر ڈالنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔

شہزادہ طلال بن عبدالعزیز کی تمام کوششیں ان کی وفات کے بعد بھی جاری ہیں، کیونکہ انہوں نے ایسی سرگرمیوں اور منصوبوں کا ایک قیمتی ورثہ چھوڑا ہے جو اپنی تاثیر برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ "الخليج عربی ترقیاتی پروگرام (اجفند)" ترقی پذیر ممالک میں ترقیاتی منصوبوں کی حمایت جاری رکھتا ہے، جبکہ "طلال الخيرية" اور طلال کے وقفیں ضرورت مند افراد کی مدد اور تعلیم و صحت کو فروغ دینے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ عربیہ اوپن یونیورسٹی ایک تعلیمی روشنی کا مینار ہے جو نوجوان عربوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

یہ تمام ادارے ان کی انسانی بصیرت اور پائیدار ترقی کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں، جو ان کے مثبت اثر کو معاشروں میں جاری رکھنے کو یقینی بناتا ہے، چاہے وہ خود نہ ہوں۔

اختتام

ہم اس کتابچے کو شکرگزاری اور احسان کے جذبات کے ساتھ ختم کرتے ہیں، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ الفاظ، چاہے وہ کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں، شہزادہ طلال بن عبدالعزیز -رحمت اللہ علیہ- کے انسانی کردار کی عمیق عکاسی کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ان کی زندگی اتنی وسیع تھی کہ اسے ایک محدود دائرے میں سمیٹا نہیں جا سکتا، اور ان کا اثر ہمارے دلوں میں اتنا بڑا ہے کہ صرف الفاظ کے ذریعے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ہماری یہ مشترکہ سفر ہمیں ایک متاثر کن تجربے کی گہرائیوں میں لے گئی، جس نے ہمیں شہزادہ طلال کو ایک ایسے نقطہ نظر سے دیکھنے کا موقع دیا جو مادی کامیابیوں سے آگے نکل کر ان کے انسانی کردار تک پہنچتا ہے، جو ہر پہلو میں موجود تھا۔

شہزادہ طلال صرف ایک رہنما یا کامیابیوں کے حامل شخص نہیں تھے، بلکہ وہ ایک عظیم انسانی کردار کا نمونہ تھے، جنہوں نے ان لوگوں پر مستقل اثر چھوڑا جو ان کے ساتھ رہے۔ ان کی زندگی میں دینے اور انسانیت کی روح سمائی ہوئی تھی۔

اس کتابچے کے ہر صفحے کے ساتھ، ہمارے دلوں میں وابستگی اور فخر کا احساس بڑھتا گیا، اور اس تجربے نے ہمیں یہ احساس دلایا کہ ہم ایک ایسی راہ پر گامزن ہیں جو اقدار اور اعلیٰ روایات سے بھرپور ہے۔

اس کتابچے پر کام کرنا ہمارے لیے ایک بڑی قدر کا حامل تھا، جہاں ہم نے پوری اخلاص کے ساتھ شہزادہ طلال کی شخصیت کی حقیقی نوعیت کو پیش کرنے کی کوشش کی، اور ان کی منفرد زندگی کو دنیا کے ساتھ بانٹنے کی خواہش کی، تاکہ یہ کام ہر ایک کے لیے ایک تحریک کا ذریعہ بن سکے جو اس پر نظر ڈالے۔

موضوعات کے فواصل کے لیے اقتباسات

"بچہ اور عورت وہ دو طبقات ہیں جنہیں پروگرام بنیادی طور پر نشانہ بناتا ہے تاکہ انسانی ترقی کے منصوبوں کی مدد اور مالی معاونت فراہم کی جا سکے، خاص طور پر ترقی پذیر معاشروں میں۔"

"بغیر عورت کی شمولیت کے زندگی کے ہر پہلو میں ایک روشن مستقبل تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔"

"حقیقی ترقی انسان سے شروع ہوتی ہے، کیونکہ انسان کسی بھی معاشرے کی حقیقی دولت ہے۔"

"تعلیم ہمارا مستقبل کی طرف جانے والا پل ہے، اور یہ نسلوں کی تعمیر اور معاشروں کی ترقی کے لیے سب سے طاقتور وسیلہ ہے۔"

یہ قول شہزادہ طلال کی تعلیم کی اہمیت اور معاشرے کی تعمیر میں اس کے کلیدی کردار کو ظاہر کرتا ہے۔

"میرا مقصد کبھی بھی صرف ایک یونیورسٹی قائم کرنا نہیں تھا، بلکہ میرا خواب یہ تھا کہ میں دیکھوں کہ تعلیم بغیر کسی تفریق کے سب کے لیے دستیاب ہو۔"

یہاں شہزادہ طلال اپنی تعلیم کے بارے میں فلسفے کو اجاگر کرتے ہیں کہ یہ ایک بنیادی حق ہے جو سب کے لیے فراہم ہونا چاہیے۔

"انسانی ترقی کسی بھی تہذیب کی بنیاد ہے، اور یہ صرف سب کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے سے ہی ممکن ہے۔"

"یہ قول اس پر زور دیتا ہے کہ انسانی ترقی پر توجہ دینا اور اس کا کردار ایک خوشحال مستقبل کی تعمیر میں اہم ہے۔"

"جو ہم آج کر رہے ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لیے ہے، کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ عرب قوم کا مستقبل علم اور تعلیم پر منحصر ہے۔"

یہ عبارت شہزادہ طلال کے آنے والی نسلوں کے بارے میں سوچنے اور ان کے لیے ایک بہتر مستقبل بنانے کی دلچسپی کو ظاہر کرتی ہے۔

"عربیہ اوپن یونیورسٹی صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک پیغام ہے جو میرے گہرے ایمان کی عکاسی کرتا ہے کہ تعلیم سب کا حق ہے۔"

"یہاں شہزادہ طلال عربیہ اوپن یونیورسٹی کو ایک ایسا منصوبہ کے طور پر بیان کرتے ہیں جو ان کی انسانی بصیرت کو ظاہر کرتا ہے۔"